از قلم خواجہ عبدالحمید آف قادیان

مہدی علیہ السلام اور متنبی قادیان

احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضور کے اہل بیت سے ایک شخص مبعوث ہوگا۔ جس کو مہدی کہا جائے گا۔ اس کی نشانیاں اور صفات، حدیث ابو داؤد میں اور ترمذی شریف میں بھی موجود ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جہاں نبوت کا دعوےٰ کیا وہاں اس کے ساتھ مختلف دعاوی۔ نذیر۔ نبی۔ مسیح۔ مہدی مامور۔ مجدد۔ محدث۔ کرشن وغیرہ وغیرہ ہونے کے کیے۔ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ مہدی علیہ السلام کا نام حضور کے نام پر ہوگا۔ یعنی مہدی کا نام محمد ہوگا۔ ان کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ وہ فاطمی نسل سے ہوگا اور وہ اس وقت کے زمانے کو عدل سے بھر دے گا (ملاحظہ ہو ابوداؤد) مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے کئی لوگوں نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا۔ مثلاً محمد احمد سوڈانی عرف مہدی سوڈانی (۱۸۸۴ء)۔ ایران میں مرزا علی محمد باب نے تقریباً ۱۸۴۴ء میں دعویٰ مہدویت کیا۔ اس کے مارے جانے کے بعد اس کے جانشین۔ صبح ازل اور بہا اللہ ایرانی بھی مہدویت کے مدعی تھے اور اس کے علاوہ بھی وقتاً فوقتاً مختلف وقتوں میں دعوےٰ مہدویت کیے گئے ملاحظہ ہو:

جھوٹے مدعیان مہدویت

۱۔ ان تیرہ سو برسوں میں بہت سے لوگوں نے مہدی ہونے کا دعوےٰ کیا۔ (تحفہ گولڑویہ صہ ۵۳)

۲۔ ان تیرہ سو برس میں کئی لوگوں نے محض افترا کے طور پر مہدی موعود ہونے کا دعوےٰ کیا (ملاحظہ ہو تحفہ گولڑویہ مصنفہ غلام احمد قادیانی صہ ۱۹۶)

۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ بھی کئی تعبرات ہونگے۔ مہدی کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مہدی ہوں گے اور ان مہدیوں میں سے ایک مہدی تو خود مرزا صاحب ہیں۔ آئندہ بھی کئی مہدی آسکتے ہیں۔ (بیان میاں محمود اختر خلیفہ قادیانی۔ الفضل، ۲ فروری ۱۹۲۷ء جلد ۱۴ صہ ۸۱)

مہدی کے حوالہ جات۔

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مہدی کی پیدائش، بقول ان کے ۱۸۳۹ء میں ہوئی ملاحظہ ہو:

"اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں۔ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء (جنگ آزادی) میں سولہ برس یا سترہ برس کا تھا (کتاب البریہ ص ۱۳۲ مصنفہ غلام احمد قادیانی)

مرزا غلام احمد کا ابتدائی نام: "غلام احمد کے علاوہ سندھی تھا۔ آپ کی والدہ اور بعض عورتیں آپ کو بچپن میں کبھی اس نام (سندھی) سے پکارتی تھیں۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۴۶ مصنفہ میاں بشیر احمد ایم۔ اے پسر مرزا غلام احمد)

ابتدائی طور پر مرزا غلام احمد کا تخلص فرخ تھا۔ ان کا کچھ کلام ملاحظہ ہو:

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مر جانا ہی دوا ہوتا ہے۔
کچھ مزا پایا ہے میرے دل ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے
سبب کوئی خداوندا بنا دے!
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے!
کرم فرما کے آ او میرے جانی!
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے

شادی "مرزا صاحب کی پہلی شادی ۱۶ ابنرہ سال کی عمر میں ہوئی" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲)

۱۶۔ پندرہ سولہ سال کی عمر میں دو لڑکے فضل احمد اور سلطان احمد پیدا ہو چکے تھے۔ مرزا فضل احمد کی والدہ کو عام طور پر لوگ پھجے دی ماں کہا کرتے تھے۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۶)

ملازمت "حضرت مسیح موعود کی ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے" (سیرت المہدی حصہ اول ص ۱۳)

"میں سات سال تک اس شہر سیالکوٹ میں رہ چکا ہوں" (لیکچر سیالکوٹ ص ۵۲، ۱۹۰۴ء)

بیٹے کا فکر "مرزا صاحب کے والد مرزا غلام مرتضیٰ کہا کرتے تھے کہ مجھے تو غلام احمد کا فکر ہے۔ یہ کہاں سے کھائے گا اور اس کی عمر کس طرح کٹے گی۔ بعض دوستوں کو کہا کرتے تھے کہ آپ ہی اس کو سمجھاؤ۔" (حضرت مسیح موعود کے مختصر حالات ص ۶۷ مصنفہ معراج الدین عمر)

مختار کاری میں فیل الہام "سیالکوٹ میں مرزا غلام احمد اور لالہ بھیم سین ٹبالوی اہل مد ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے مختار کاری کا امتحان دیا۔ مرزا صاحب کو الہام ہوا، لالہ بھیم سین کے علاوہ سب فیل ہیں۔ مرزا صاحب امتحان مختار کاری میں فیل ہو گئے۔" (سیرت المہدی، ص ۳۵)

مرزا غلام احمد کا بھائی مرزا غلام قادر سب انسپکٹر پولیس تھا۔ جو معطل ہو گیا تھا۔ مرزا غلام احمد کے والد مرزا

غلام مرتضیٰ پانچ روپے ماہوار اور کھانا پر ملازم ہوگئے" (کتاب فضل رحمانی صفحہ ۱۲۵ مصنفہ قاضی فضل احمد کورٹ سب انسپکٹر لدھیانہ) "مرزا صاحب پندرہ روپے ماہوار پر سیالکوٹ اہلمد کچہری ملازم ہوئے" (ملاحظہ ہو تحفہ شہزادہ ویلز صفحہ ۲۴، حیات النبی صفحہ ۵۹ - ۵۸، مصنفہ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان)

انگریزی کی تعلیم "اسی زمانہ میں مولوی الٰہی بخش کی سعی سے جو چیف محرر تھے۔ کچہری کے ملازم منشیوں کے لیے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم منشی انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر تھے، استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں"۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۳۷، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم۔اے)

ابتدائی تعلیم و حالات "بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے رکھا گیا۔ جنہوں نے قرآن مجید اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے، جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف ایک دیندار اور بزرگ آدمی تھے۔ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے۔ اور میں نے صرف کی کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور اس کے بعد جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو۔ منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں وہ فن طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے اور ان دنوں میں مجھے کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی کہ گویا میں دنیا میں نہ تھا"۔

(کتاب البریہ صفحہ ۱۳۲ خلاصہ حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

اصلاح مسودات "حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء باوجودیکہ مسیح موعود۔ مہدی معہود تھے، علوم ظاہر میں خاکسار سے استفسار ... ... فرمایا کرتے تھے"۔

(مولوی محمد احسن صاحب امروہی مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۴، ۲۲ دسمبر ۱۹۱۶ء)

مسمریزم مرزا غلام احمد نے مسمریزم اور نجوم کا بھی فن اور علم سیکھے کہ بوقت ضرورت کام آویں سو وہ بھی کام آئے۔ ... مرزا صاحب کو مسمریزم سے بھی شغف تھا لکھتے ہیں۔ اور یہ جو مسمریزمی طریق کا عمل الترب نام رکھا ہے جس میں حضرت مسیح بھی کسی حد تک مشق رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ عمل الترب ہے"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۲)

بیٹا بھی ماہر "حضرت خلیفۃ المسیح (مرزا محمود احمد) نا قل ہے نے فرمایا مجھ کو بھی یہ علم آتا ہے"۔ (الفضل ۱۶ مئی ۱۹۱۶ء)

مہدی کا دعویٰ مرزا صاحب نے ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۸۹۱ء میں کشف اور خوابوں کے بہانے مختلف پیشگوئیوں کا سہارا لیا تاکہ جب ان کے غلط اور جھوٹے دعوے و پیشگوئیاں گرفت میں آجاویں تو بڑی آسانی کے ساتھ یہ کہہ سکیں کہ یہ خواب کی بات ہے اور کشف اور غنودگی بھی خواب ہی ہیں خواب کشف غلط ہوں تو کیا اعتراض ہے اور من مانی تحویل کی گنجائش رکھ لی۔ اس کے باوجود بھی مرزا غلام احمد نے مہدی کے متعلق وقتاً فوقتاً لکھا ہے وہ بھی ملاحظہ ہو:

"وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت گمراہی پھیلنے کے زمانے میں براہِ راست خدا سے ہدایت پانے والا، تقدیر الٰہی میں جو مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو سال پہلے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی وہ میں ہوں"

(تذکرۃ الشہادتین ص۲ ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

. . لیکن چودھویں صدی کے لیے یعنی اس شہادت کے بارے میں جو

چودھویں صدی کا عظیم الشان مہدی ایک عظیم الشان مہدی چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا اس قدرت کے اشارات نبویہ پائے جاتے ہیں عیاں سے کوئی طالب منکر نہیں ہو سکتا" (نشان آسمانی ص۲ مصنفہ غلام احمد)

ناظرین ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جس میں چودھویں کا لفظ ہو یہ مرزا کی دماغی اختراع ہے اور ان کے مریدوں کا جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ جس سے وہ کبھی شرمندہ نہیں ہوں گے۔

بخاری شریف پر اتہام صحیح بخاری کی وہ حدیثیں (یعنی ایک سے زائد حدیثیں تاقل) جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی خبر دی گئی ہے۔ خاصکر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے ندا آئے گی "ھذا خلیفۃ المھدی"

(شہادت القرآن ص۴۱ مصنفہ غلام احمد)

ناظرین کرام:۔ ایسی کوئی حدیث بخاری شریف میں نہیں ہے۔ یہ مرزا غلام احمد کا بخاری شریف پر من گھڑت اتہام ہے مرزا کو خدا کا خوف نہیں آیا محض اپنی علمیت کی ڈینگ ماری ہے جس سے اپنی شہرت مقصود تھی۔

کدعہ یا کرعہ یمن کا گاؤں "احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ مہدی موعود ایسے قصبے کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کرعہ ہوگا۔ اب ہر دانا سمجھ سکتا ہے کہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے" (کتاب البریہ ص۲۶۲، غلام احمد)

"مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے یہ نام دراصل قادیان کے نام کا معرب کیا ہوا ہے (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ مصنفہ غلام احمد)

ناظرین اس بلند بانگ دعوے کو ایک نگاہ میں رکھیں کہ قادیان پہلے آباد ہوا یا کدعہ یا کرعہ جو یمن میں ایک گاؤں ہے کیا قادیان کا اس وقت بھی وجود تھا۔

قادیان کا اصلی نام "ہمارے مورث اعلیٰ بابر بادشاہ کے زمانہ میں پنجاب میں آئے اور ایک گاؤں آباد کیا جس کا نام اسلام پور قاضیاں ماجھی رکھا" (ازالہ اوہام ص۱۲۵ مصنفہ غلام احمد)

کافی عرصے کے بعد یہ گاؤں قاضیاں ناجھو قادیان اور کہاں گئی سینکڑوں سال کا گاؤں یمن کا کدعہ اسی کو کہتے ہیں۔ ع

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا

کس قدر صفائی سے اپنی مقصد براری کے لیے دھوکا دیا جا رہا ہے، ناظرین دیکھ لیں جو بات احادیث میں نہ ہو وہ بھی مطلب براری کے لیے اتہام تراشی کی جا رہی ہے۔ یہ چودھویں صدی کے سرکاری مدعی نبوت کا کردار ہے۔ جو احادیث پر بھی الزام تراشی سے باز نہیں آتا۔

مہدی قادیان کے مختصر ابتدائی حالات

چوری "میاں کیا مجھ سے والدہ نے ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے تھے۔ کہ جب میں بچہ ہوتا تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھ سے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر گیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی، بس پھر کیا تھا، میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی کیونکہ معلوم ہوا جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہیں بلکہ پسا ہوا نمک تھا (چوری کی خدا تعالےٰ نے سزا دی)

(سیرت المہدی حصہ اول ص۲۲۶ مصنفہ مرزا غلام بشیر احمد)

عیاشی "بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ حضرت مسیح تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلے گئے۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دیکر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا پھر جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود۔ اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے (ادھر ادھر کی تشریح نہیں کی۔ تأمل)

(سیرت المہدی حصہ اول ص۴۴ مصنفہ بشیر احمد ایم۔ اے)

ہمشیرہ یا زوجہ میں توام پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام (مرزا کا) کہ "یا آدم اسکن انت و زوجک الجنة" جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے اس میں جنت کا لفظ ہے اس میں ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا۔ یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی۔"

(تریاق القلوب ص۱۵۶ مصنفہ مرزا غلام احمد متنبی قادیان)

آدم مرزا کا نام۔ ان کی ہمشیرہ کا نام جنت، زوجہ کا لطیف اشارہ کس کیطرف ہے وہ کونسی جنت ہے جس کا خدا الہام کر رہا ہے۔ یہ کونسا خدا ہے جو زوجہ ہمشیرہ میں پہچان نہیں کر سکتا۔ معاذ اللہ۔ تأمل)

مردم شناس و موقعہ شناس بیماری کا دورہ "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود کو دورے پڑنے شروع ہوئے تو آپ نے اس سال سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا

دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کیے مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ ہوا اس لیے باقی چھوڑ دیے اور فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو اس میں آپ نے دس گیارہ روزے رکھے تھے کہ پھر دورہ کی وجہ سے روزے ترک کرنے پڑے اور آپ نے فدیہ ادا کر دیا۔ اس کے بعد جو رمضان آیا تو آپ کا تیرھواں روزہ تھا کہ مغرب کے قریب آپ کو دورہ پڑ گیا اور آپ نے روزہ توڑ دیا اور باقی روزے نہیں رکھے اور فدیہ ادا کر دیا اس کے بعد جتنے رمضان آئے آپ نے سب روزے رکھے مگر پھر وفات سے دو تین سال قبل نہیں رکھ سکے اور فدیہ ادا فرماتے رہے"

(سیرت المہدی حصہ اول ص۵۱ مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے)

ناظرین خود فیصلہ کریں کہ دورہ کتنا موقعہ شناس تھا کہ جب رمضان آیا تبھی رمضان شریف کے اندر دورہ بھاگتا ہوا آجاتا تھا۔ ناقل)

مراقی نبی "مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے تحت پیدا ہوا تھا اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا۔ جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا"۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ء)

مراقی بیوی "میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے"

(مرزا غلام احمد کا بیان مندرجہ الحکم قادیان جلد ۵، ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

بیٹا مراقی محمود میاں "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے"۔

(ریویو آف ریلیجنز قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص۱۱)

پیشگوئی "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش گوئی میں فرماتے ہیں مہدی خلق اور خلق میں میری مانند ہوگا، میرے نام جیسا اس کا نام ہوگا میرے باپ کے نام کی طرح اس کے باپ کا نام ہوگا" (ازالہ اوہام ص۴۴۸ انخی دوم ص۶۲)

مسیح و مہدی الگ الگ ہیں "حدیث میں آیا کہ جو مسیح آنے والا ہے وہ دوسرے (یعنی مہدی کے۔ ناقل) کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ (فتاویٰ احمدیہ ص۸۲ جلد ا)

مہدی کا مفہوم "مہدی کے مفہوم میں یہ معنی ماخذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاگرد یا مرید نہ ہو"

(اربعین نمبر ۲ - ص۱۳ حاشیہ مصنفہ غلام احمد)

مہدی نام کیوں آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا ہے، سو اس میں اشارہ یہ ہے کہ آنے والا علم دین خدا سے حاصل کرے گا اور قرآن و حدیث میں کسی کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔ (ایام الصلح ص۱۴۷ مصنفہ غلام احمد مدعی مہدی)

فیصلہ ناظرین کے ہاتھ میں ہے کہ فضل احمد، فضل الٰہی، گل علی شاہ والی بات جھوٹی ہے یا یہ!

حدیثیں مداری کا پٹارا ہیں حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) نائل فرمایا کرتے تھے کہ حدیثوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی طرح ہے جس طرح مداری جو چاہتا ہے اس میں سے نکال لیتا ہے اس طرح ان میں سے جو چاہو نکال لو۔

(خطبہ خلیفہ محمود، اخبار الفضل قادیان پندرہ جولائی ۱۹۲۴ء)

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں
یاد رہے او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

حدیثوں کا احترام مہدی کی حدیثیں سب ناقابلِ اعتبار اور قرآن کے خلاف ہیں۔

۱۔ "اگر حدیث صحیح ہے تو یہی کہ "لا مہدی الا عیسیٰ" (اخبار الحکم ۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء)

۲۔ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں۔ ہرگز قابلِ وثوق و قابلِ اعتبار نہیں ہیں (حقیقت المہدی)

۳۔ محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔"

(ازالہ اوہام طبع پنجم صـ۱۹۰ ستمبر ۱۸۹۱ء)

امام الزمان "امام الزمان کے لیے لازم ہے کہ دینی امور میں کسی کا شاگرد نہ ہو۔ بلکہ اس کا استاد اور مرشد صرف خدا ہو۔ حالت فاسدہ زمانہ کی یہی چاہتی ہے کہ ایسے گندے زمانے میں امام الزمان آوے۔ اور خدا سے مہدی ہو اور دینی امور میں کسی کا شاگرد نہ ہو اور عام علوم و معارف صرف خدا سے پانے والا ہو اور امور فقر میں کسی کا مرید نہ ہو"

(اربعین صـ۱ نمبر ۱ مصنفہ غلام احمد)

حکومت برطانیہ تلوار مرزا "حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "میں مہدی ہوں اور حکومتِ برطانیہ میری تلوار ہے۔ عراق، عرب، شام، ہم ہر جگہ اس تلوار کی چمک کو دیکھنا چاہتے ہیں"

(الفضل قادیان، دسمبر ۱۹۱۸ء)

متحد فوائد "ہمارے فوائد اور گورنمنٹ (برطانیہ) کے فوائد متحد ہو گئے ہیں۔ جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت پھیلتی گئی وہاں ہمارے لیے تبلیغ کا ایک اور میدان نکلتا ہے" (الفضل قادیان ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

خونی مہدی "گورنمنٹ (برطانیہ) ہماری کتابوں کو دیکھے کہ کس قدر ہم اس اعتقاد کے دشمن ہیں۔ اور کس قدر عام مولوی ہمارے دشمن ہو گئے ہیں کہ میں نے ان کے خونی مہدی اور خونی مسیح سے انکار کیا۔"

(تبلیغ رسالت جلد نمبر ۲ صـ ۱۹۹)

مرزا حکم ہے "اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اسکو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے، خدا سے علم پاکر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پاکر رد کر دے"

(تحفہ گولڑویہ صـ۱۰ مصنفہ غلام احمد مرزا)

سو باتیں ہم نے مسیح موعود سے سنیں وہ اس راوی کی روایت سے زیادہ معتبر ہیں، جسے حدیث نبی بتاتا ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان، ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء)

دیکھیے! مرزا غلام احمد نے اپنی شہرت کی ہوس میں اپنے ہر قول کی تردید کی ہے۔ پہلے اپنے باپ کی رئیسی کی ڈھینگ ماری ہے کہ اس نے میرے لیے استاد رکھے۔ میں ان سے پڑھا۔ قرآن۔ حدیث۔ تفسیر۔ صرف نحو پڑھی۔ طب باپ سے پڑھی میرزم ونجوم پڑھی، انگریزی ڈاکٹر امیر شاہ سے پڑھی پھر بعد میں یہ حلفاً بیان دیدیا کہ میں نے کسی سے کچھ نہیں پڑھا، یہی تو مراق ہوتا ہے۔ مراق کسی جانور کا نام نہیں بلکہ دماغی بیماری ہوتی ہے جو مراقی کو سچ جھوٹ میں امتیاز نہیں کرنے دیتی بلکہ وہ منہ کے زور سے پروپیگنڈہ ہی کرتا رہتا ہے اور جنون کے جوش میں کبھی عقل کی باتیں بھی کرتا ہے پھر ان کی تردید کر کے بے عقلی کی باتیں بھی کرتا ہے اس کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں رہتا کبھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے پھر تردید کر دیتا ہے کہ میں نبی نہیں کبھی خدا بن جاتا ہے کبھی کرم خاکی بن جاتا ہے، کبھی عیاش بن جاتا ہے کبھی صوفی اور تارک الدنیا بنکر وعظ و نصیحت پر زور دیتا ہے بہرحال اس کے قول و فعل کا شرعی طور پر کوئی اعتبار نہیں رہتا اور شریعت میں ایسا شخص عام طور پر منہ لگانے کے قابل نہیں رہتا۔ مجبوراً اس کے جھوٹ کی تردید کرنی پڑتی ہے۔

انگریزی حکومت کو شک "گورنمنٹ بھی (مرزا غلام احمد) پر مہدی ہونے کے دعوے کیوجہ سے شک کرتی ہے۔"

(الفضل قادیان ۲۷ ستمبر ۱۹۲۴ء)

"احمدیت کی ابتدا میں انگریز اس کے مخالف نہ تھے سوائے چند ایک ابتدائی ایام کے جبکہ وہ مہدی کے لفظ سے گھبراتے تھے مگر اب تو وہ بھی مخالف ہو رہے ہیں۔ بہت تھوڑے ہیں جو جماعت کی خدمات (مسلمانان عالم اسلام کی جاسوسی کرنا۔ ناقل) کو سمجھتے ہیں۔ اگر انگریزوں کا فطری عدل مانع نہ ہو تو شاید ہمیں وہ پیس دیں۔"

(الفضل قادیان، ۱۵ مارچ ۱۹۳۴ء)

ناظرین اب خود اندازہ کر لیں کہ زمین جو ظلم و جور سے بھری ہوگی اور اس وقت مہدی علیہ السلام نظام عدل سے ظلم و جور ختم کر دیں گے حضرت مسیح علیہ السلام اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے وہ اصلی اور حقیقی سچا مہدی ہوگا اور کئی خوشامدی مہدی، پھر وپیے مہدی، نقلی مہدی، مصنوعی مہدی، فراڈی مہدی، رولڈ گولڈی مہدی دعوے کر کے دنیا کماویں گے اور دھوکا دیتے رہینگے۔ دنیا میں مصنوعی ترقی جتھہ بندی یا آمدنی کا ڈھنڈورہ پیٹ کر کامیابی کا نام رکھینگے۔ خدا کے نزدیک کامیابی اور ہے اور دنیا کی کامیابی اور ہے پس مبارک ہے وہ جو اللہ کی بتائی ہوئی کامیابی حاصل کرے جس کی مثال شہید کربلا نے پیش کر کے بتادی اگر اس وقت غلام احمد ہوتا تو یزید کے سامنے ہاتھ جوڑ کر عرض کرتا کہ حضور میں آپ کا تابعدار غلام ہوں۔ آپ اولی الامر ہیں اور مجھے آپ کی اطاعت کا خدا تعالیٰ نے حکم دے رکھا ہے۔ آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزائیوں کے دلوں کا زنگ دور کرے اور انکو ہدایت نصیب کرے کہ وہ اسلام کا اصل چہرہ دیکھ سکیں۔ آمین!